جس جگہ میوزک چلتا ہو، وہاں نوکری کرنا یا ایسی گاڑی میں سفر کرنا کیسا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:GRW-1385 تاریخ:10-08-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کسی ایسے بازار، شاپنگ مال یا دفتر میں نوکری کرنا یا ایسی بس، کوچ یا جہاز میں سفر کرنا، جہاں میوزک چلتا رہتا ہو، اس کا کیا حکم ہے؟ نیز ایسی جگہوں پر خریداری کے لیے جانا کیسا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بلاضرورت میوزک اور گانے باجے وغیرہ غیر شرعی آوازیں اور کلام سننا شرعاناجائز و گناہ ہے، لیکن اگر اپنی کسی دینی یا دنیاوی ضرورت پوری کرنے میں ان چیزوں سے اس حد تک کا واسطہ پڑے کہ ان کو سنے بغیر اپنی ضرورت پوری کرنا، ناممکن یا حد درجہ دشوار ہو جائے، تو ایسی صورت میں ان ناجائز اُمور کی طرف توجہ کیے بغیر، ان سے لطف اندوز ہوئے بغیر، ان کو دل میں بُرا جانتے ہوئے اپنی ضرورت پوری کرنے میں شرعاً حرج نہیں ہے کہ یہ گناہ دوسرے کی طرف سے ہے اور قرآن پاک میں واضح ارشاد فرمایا گیا کہ: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى﴾ ترجمہ: کوئی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔

(سورہ بنی اسرائیل، پارہ 15، آیت 15)

اور فی زمانہ جس طرح میوزک اور گانے باجے لگانے، چلانے کا معمول اور رواج ہے، ایسی صورت حال میں ان سے بچ کر اپنی بعض ضروریات کو پورا کرنا حد درجہ دشوار ہو گیا ہے، گاڑیوں، بسوں،

رکشوں وغیرہ میں سفر کا معاملہ ہو یا دُکان اور شاپنگ مالز وغیرہ سے خریداری کرنی ہو یا وہاں نوکری کرنی ہو، بلکہ گلیوں اور سڑکوں پر جانا ہو، کثیر جگہوں پر میوزک و موسیقی کا بلا روک ٹوک اور بے تحاشا استعمال ہوتا ہے، یہاں تک کہ اگر مالکان نے میوزک نہ لگایا ہو، تو وہاں موجود افراد میں سے کوئی موبائل وغیرہ پر لگائے ہوتا ہے، اب اگر اس کی وجہ سے گاڑیوں میں سفر، دُکانوں اور شاپنگ مالز وغیرہ سے خریداری اور وہاں نوکری و ملازمت اور گلیوں اور سڑکوں پر نکلنے سے ممانعت کر دی جائے، تو لوگ گھروں میں محصور ہو جائیں، اشیائے ضروریہ کا حصول اور دوسرے شہروں وغیرہ میں وصول (پہنچنا) ناممکن یا حد درجہ دشوار ہو جائے، جس کی وجہ سے شدید دشواری اور مشقت میں جا پڑیں اور شریعت مطہرہ کا اصول ہے کہ "ماضاق الامر الا اتسع" (جب بھی کسی معاملے میں دشواری آتی ہے، تو وہاں وسعت آجاتی ہے)۔

(ردالمحتار، ج04، ص556، بیروت)

لہذا اگر کوئی کسی جگہ جائز ملازمت کرتا ہے اور مالک وغیرہ کی طرف سے وہاں پر میوزک چلایا جاتا ہے یا کسی گاڑی وغیرہ میں جائز سفر کرتا ہے اور گاڑی والے یا کسی دوسرے کی طرف سے وہاں میوزک آن ہے، یونہی کسی دکان وغیرہ میں خریداری کے لیے جاتا ہے اور وہاں مالک دکان یا کسی اور کی طرف سے گانے بجائے جا رہے ہیں، تو اگر وہ اس طرح سمجھا کر بند کروا سکتا ہے کہ جس سے کسی طرح کے فتنے کا اندیشہ نہ ہو، تو سمجھا دے یا بغیر حرج و مشقت کے اس سے بچ سکتا ہے، تو اپنے آپ کو بچائے، ورنہ توجہ اپنی ضرورت کی طرف رکھے، اپنے قصد سے موسیقی نہ سنے، اس سے لطف اندوز نہ ہو اور میوزک و گانے کو دل میں بُرا جانے، ایسی صورت میں اس پر کوئی گناہ نہیں۔

نوٹ: یہ یاد رہے کہ جہاں نہ دینی ضرورت ہو اور نہ دنیاوی ضرورت ہو، تو وہاں میوزک وغیرہ ناجائز آوازیں اور باتیں ہوں، تو وہاں جانے کی شرعاً اجازت نہیں ہو گی، مثلاً: کسی ہوٹل میں میوزک وغیرہ کا سلسلہ ہے، اب وہاں صرف انجوائے منٹ کے لیے جائے یا کسی دعوت میں جانے سے پہلے معلوم ہے کہ خاص کھانے کی جگہ میوزک وغیرہ کا سلسلہ ہے اور اس کے منع کرنے یا جانے یا نہ جانے سے وہ بند بھی نہیں

کریں گے، تو ایسی دعوت میں جانا کوئی دینی ضرورت نہیں، بلکہ ناجائز و گناہ ہے۔

اسی طرح کسی جگہ میوزک و موسیقی کا معاملہ ہے اور وہاں جانا کسی ضرورت سے تو ہے، لیکن بغیر حرج و مشقت کے اس کا متبادل موجود ہے، جہاں پر میوزک وغیرہ ناجائز معاملات نہیں، تو اب اس متبادل کو ہی اختیار کرنا لازم ہو گا کہ رخصت بوجہ حرج تھی، جب حرج نہیں تو رخصت نہیں۔

بریقہ محمودیہ میں ہے:"الصنف الثالث في آفات الأذن :استماع کل ما لا یجوز التکلم به بلا ضرورة۔۔۔(فمنها استماع کل ما لا یجوز التکلم به بلا ضرورة)۔۔۔ کالغناء والغیبة (دنیوية)۔۔۔ (کخوف الهلاك) نفسا أو عرضا أو ما لا عند عدم الاستماع (وأخذ الحق) بأن لا یصل إلیه إلا بذلك (وکسب المعاش) بأن لا یمکن أو یعسر الأخذ أو الکسب بدون الاستماع (أو) بلا ضرورة (دينية کإقامة واجب أو سنة کتشییع جنازة) فإن مقدار من یکفي الدفن من الرجال فرض کفایة وما زاد سنة فلإقامة هذین یجوز استماع النیاحة إذا لم یمکن دفعها بطریق آخر کذا في الحاشیة۔۔۔ وکذا الجمعة والعیدان في زماننا لأنهما غیر خالیین عن الغناء واللحن وسائر المنکرات ۔۔۔ (معها نائحة) وهي المرأة التي ترفع صوتها بالبکاء لکن لا یستمع بل یمشي مع الجنازة ولا یضر لك ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى﴾ (سورۃ الانعام:164)- فإن قیل الاستماع عند الحضور ضروري فکیف لا یستمع ۔۔۔ قلنا یجوز أن المراد بعدم الاستماع والإصغاء عدم الإقبال والتلذذ بل الاشتغال بنحو الذکر والمکالمة مع الإخوان قال یقول عند رؤیة المنکر الذي لا یقدر علی دفعه هذا منکر وأنا له منکر" ترجمہ: **تیسری قسم کان کی آفات کے بارے میں ہے**، پس اس میں سے ایک ہے بلا ضرورت ہر اس بات کو سننا جس کو بولنا جائز نہیں جیسے گانا اور غیبت، ضرورت چاہے دنیاوی ہو جیسے جان یا عزت یا مال کی ہلاکت کا اندیشہ اگر اسے نہ سنا، اور کوئی حق وصول کرنا کہ اس کو سنے بغیر حق حاصل نہیں کر سکتا اور روزی کمانا، یوں کہ ناجائز بات کو سنے بغیر روزی حاصل کرنا یا کمانا، ناممکن یا حد درجہ دشوار ہو، یا دینی ضرورت ہو، جیسے کسی سنت یا واجب کو ادا کرنا جیسے جنازے کے ساتھ جانا جبکہ اس کے ساتھ نوحہ کرنے والی ہو، یہ وہ عورت ہے جو بلند آواز کے ساتھ روتی ہے لیکن اس کی طرف سننے کے لیے متوجہ نہ ہو بلکہ جنازے کے ساتھ چلے اور یہ تجھے نقصان نہیں دے گی کہ (قرآن میں فرمایا) کوئی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھاتی۔ (جنازے کے ساتھ

جانا فرض بھی ہے اور سنت بھی) کیونکہ کم سے کم اتنے افراد کہ جو دفن کے لیے کافی ہوں ان کا جانا فرض کفایہ ہے اوراس سے زائد افراد کا جانا سنت ہے، پس ان دونوں امور کی ادائیگی کے لیے نوحہ سننا جائز ہے جبکہ کسی دوسرے طریقے سے اسے روکنا ممکن نہ ہو۔ اوراسی طرح ہمارے زمانے میں جمعہ اور عیدین کا معاملہ ہے کہ یہ (وہ جگہیں اپنے قرب وجوار میں) گانے، لحن اوربقیہ ناجائز امور سے خالی نہیں ہوتے۔

اگر یہ سوال کیا جائے کہ جب جنازے میں جائے گا تو نوحہ تو ضرور سنے گا(یعنی کانوں میں آواز تو جائے گی) تو یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ نہ سنے؟ ہم کہتے ہیں: یہ ہوسکتا ہے کہ نہ سننے اور کان نہ لگانے سے یہ مراد ہو کہ اس طرف خود متوجہ نہ ہو اوراس سے لطف اندوز نہ ہو بلکہ خود کو ذکرِ الٰہی میں اوراسلامی بھائیوں سے گفتگو میں مصروف رکھے ، فرمایا: جس برائی کو روکنے پر قادر نہ ہواس کو دیکھ کر یہ کہے: یہ برائی ہے اور میں اس کا انکار کرتا ہوں۔

(بریقہ محمودیہ، الباب الثانی، الصنف الثالث فی آفات الاذن، ج04، ص51، مطبعۃ الحلبی)

مزید بریقہ محمودیہ میں ہے:" **(ومنها) استماع الملاهي آلات اللهو واللعب (بلا اضطرار) (كذلك) المذكور قبله ديني أو دنيوي (كالتجارة) مثال للدنيوي** (والغزو والحج) مثالان للدينية لا يخفى أنه مفهوم من الأمثلة كون الضرورة لأداء واجب وقد سمعت قريبا من المصنف أداء سنة أيضا فافهم (إذا لم يمكن) كل واحد منها (إلا مع استماع الملاهي لا يضر) لكن لا يستمعها بل يكرهها ولا يضر سماعها وهذا محمل قوله - صلى الله تعالى عليه وسلم - «من حضر معصية فكرهها فكأنما غاب عنها ومن غاب عنها فرضيها فكأنه حضرها» وعن الخانية قوم خرجوا إلى الغزو وفيه قوم من الفسقة وأصحاب الملاهي قالوا إن أمكن للصلحاء أن ينفردوا بالخروج فعلوا ذلك وإلا ففسقهم عليهم ولهؤلاء خالص نياتهم **(قال قاضي خان عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم «استماع الملاهي معصية» إذا لم يكن بضرورة أو يفرق بين الاستماع والسماع ففي الاستماع الحرمة مطلقا**" ترجمہ: جس طرح غیر شرعی گفتگو کا بغیر کسی دینی یا دنیاوی ضرورت کے سننا کان کی آفات میں سے ہے، جس کا ذکر اوپر ہوا، **اسی طرح کسی دینی یا دنیاوی ضرورت کے بغیر آلات لہو ولعب کا سننا بھی کان کی آفات میں سے ہے۔ دنیاوی ضرورت کی مثال جیسے تجارت ہے** اور دینی کی مثال جیسے غزوہ اورحج ہے اور یہ مخفی نہیں کہ ان (تجارت، غزوے اورحج کی) مثالوں سے یہ مفہوم ہورہا ہے کہ ضرورت سے مراد واجب کی ادائیگی ہے

لیکن آپ تھوڑا پیچھے مصنف سے ہی سن آئے ہیں کہ سنت کی ادائیگی بھی ضرورت میں شامل ہے، پس تم سمجھ جاؤ۔ جب ان امور میں سے کوئی امر، آلات لہو ولعب کے سنے بغیر ممکن نہ ہو تو اس صورت میں ان کا سننا نقصان دہ نہیں ہو گا (یعنی گناہ نہیں ہو گا) لیکن قصدا اس کو نہ سنے بلکہ اسے ناپسندیدہ جانے اور اب کانوں میں آواز پڑنا شرعا نقصان نہیں دے گا اور یہی محمل ہے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم کے اس فرمان کا: "جو کسی گناہ کے پاس موجود ہو حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتا ہو تو وہ گویا کہ وہاں موجود نہیں ہے اور جو وہاں موجود نہ ہو لیکن اسے پسند کرتا ہو تو وہ گویا کہ وہاں موجود ہے۔" اور خانیہ میں ہے کہ کوئی جماعت غزوہ کے لیے نکلی اور ان میں کچھ فساق اور آلات لہو ولعب والے ہیں تو فقہائے کرام نے فرمایا: اگر نیک افراد کے لیے ممکن ہو کہ وہ ان کے ساتھ نہ جائیں بلکہ تنہا جائیں تو ایسا کر لیں ورنہ ان کے فسق کا وبال ان پر ہے اور ان کے لیے ان کی خالص نیت ہے، امام قاضی خان نے فرمایا: **نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: "آلات لہو ولعب کا سننا گناہ ہے" یعنی جب کہ بلا ضرورت ہو یا قصدا سننے اور خود بخود آواز سنائی دیئے جانے میں فرق کیا جائے گا، قصداً سننا مطلقا حرام ہے۔**

(بریقہ محمودیہ، الباب الثانی، الصنف الثالث فی آفات الاذن، ج04، ص51، مطبعۃ الحلبی)

الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ میں ہے: "(ومنها) ای من آفات الاذن ایضا (استماع الملاهی)۔۔(بلا اضطرار لذلک) الاستماع ای ضرورۃ داعیۃ الیه وعدم امکان الاحتراز عنه (کالتجارۃ) فی سوق اوخان اوسفر اوقریۃ وهناک شئی من الملاهی۔۔(و) کذلک (الغزو)۔۔(و) کذلک (الحج)۔۔۔(اذا لم یمکن) فعل التجارۃ والغزو والحج (الا مع استماع الملاهی)۔۔(لا یضر) فی امر الدین اذا کان ممتنعا من ذلک بقلبه وظاهره حسب الامکان" ترجمہ: اور کان کے مفاسد میں سے مزامیر کا سننا بھی ہے جبکہ بلا ضرورت ہو اور بچنا ممکن ہو اور ضرورت کی وجہ سے اور بچنا ممکن نہ ہو تو اجازت ہے۔ ضرورت کی مثال جیسے کسی بازار یا سرائے یا سفر یا بستی میں تجارت کا معاملہ ہے اور وہاں میوزک ہے اور اسی طرح غزوہ اور حج ہے جب تجارت کرنا اور غزوہ میں جانا اور حج کرنا، ممکن نہ ہو مگر میوزک سننے کے ساتھ ہی تو یہ میوزک کا سنائی دیا جانا دین کے معاملے میں نقصان دہ نہیں ہو گا، جبکہ اپنے ظاہر اور باطن دونوں کے لحاظ سے جہاں تک ممکن ہو اس سے بچتا ہو۔

(الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ، ج04، ص392، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

الحدیقة الندیة شرح الطریقة المحمدیة میں ہے:"(فمنھا)ای من جملة تلک الآفات (استماع کل مالایجوزتکلمه)۔۔۔(بلا ضرورة) داعیة الی ذالک الاستماع (دنیویة)۔۔۔(کخوف الھلاک)علی نفسه اواولاده اواهله (و)خوف تفویت (کسب المعاش)علیه فی حرفة (او)تجارة اوضرورة(دینیة)۔۔۔(کاقامة واجب)یخاف فوتها(او)اقامة(سنة) کذلک (کتشییع)۔۔۔۔۔ (جنازة)۔۔۔(معها)۔۔۔(نائحة)۔۔۔۔قال والدی رحمه اللہ تعالی فی شرحه علی شرح الدررمن اواخر الجنائز فان کان مع الجنازة نائحة اوصایحة زجرت فان لم تنزجرفلاباس بالمشی معها کمافی منیة المفتی والخلاصة والمجتبی لان اتباع الجنازة سنة فلاتترک ببدعة من غیره کذافی الایضاح ویکره ذلک بقلبه کمافی المحیط۔۔۔۔(بخلاف اجابة دعوة)۔۔۔۔(فیها)۔۔۔(منکر)ای محرم مجمع علیه (کالغناء)۔۔۔(فان الداعی لماارتکب المعصیة)مماذکر(لم یستحق الاجابة)۔۔۔(فلم تکن)تلک الدعوة (سنة بل) کانت (حراما)لاشتمالها علی الحرام"ترجمہ:کان کے مفاسد میں سے ایک مفسدہ ہے بلاضرورت ہر اس چیز کا سننا جس کا بولنا جائز نہیں، اب وہ ضرورت خواہ دنیاوی ہو، جیسے: اپنی جان یا اپنی اولاد یا اپنے اہل کے ہلاک ہونے کا اندیشہ ہونا اور کسی پیشے یا تجارت میں روزی کمانے کا سلسلہ ختم ہو جانے کا اندیشہ یا دنیاوی ضرورت ہو جیسے کسی ایسے واجب کو قائم کرنا کہ اسے سنے بغیر اس کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو یا اسی طرح کسی سنت کو قائم کرنا ہو جیسے جس جنازے کے ساتھ کوئی نوحہ کرنے والی ہو اس جنازے کے ساتھ جانا۔ میرے والد ماجد علیہ الرحمۃ نے شرح الدرر پر اپنی لکھی شرح میں کتاب الجنائز کے اواخر میں فرمایا: پس اگر جنازے کے ساتھ کوئی نوحہ کرنے یا چلانے والی ہو تو اسے ڈانٹا جائے اور اگر وہ باز نہ آئے تو جنازے کے ساتھ جانے میں کوئی حرج نہیں ہے، جیسا کہ منیۃ المفتی ،اور خلاصہ اور مجتبیٰ میں ہے، کیونکہ جنازے کے ساتھ چلنا سنت ہے تو دوسرے کی طرف سے پائی جانے والی بدعت کے سبب اسے ترک نہیں کیا جائے گا جیسا کہ ایضاح میں ہے اور دل میں اسے برا جانے گا، جیسا کہ محیط میں ہے۔ برخلاف ایسی دعوت کو قبول کرنے کے کہ جس میں کوئی منکر یعنی بالاجماع حرام کام ہو، جیسے گانا کیونکہ دعوت دینے والا جب مذکورہ معصیت کا مرتکب ہوا، تو وہ دعوت کے قبول کرنے کا مستحق نہیں ہوا پس یہ دعوت سنت نہیں ہوئی، بلکہ حرام ہوئی کہ حرام پر مشتمل ہے۔

(الحدیقة الندیة شرح الطریقة المحمدیة، ج04، ص391،390، دارالکتب العلمیه، بیروت)

فتاوی ہندیہ میں ہے:" وإن لم يكن الرجل بحال لو لم يجب لا يمنعهم عن الفسق لا بأس بأن يجيب ويطعم وينكر معصيتهم وفسقهم؛ لأنه إجابة الدعوة وإجابة الدعوة واجبة أو مندوبة فلا يمتنع بمعصية اقترنت بها" ترجمہ: اور اگر کسی شخص کی ایسی کنڈیشن نہیں کہ اگر وہ دعوت قبول نہ کرے، تو اس سے وہ فسق سے باز آجائیں تو ایسے کے لیے حرج نہیں کہ وہ دعوت قبول کرے اور کھانا کھائے اور ان کی معصیت اور فسق کا انکار کرے (دل میں برا جانے) کیونکہ یہ دعوت کا قبول کرنا ہے اور دعوت قبول کرنا واجب یا مستحب ہے تو جو معصیت ساتھ ملی ہوئی ہے اس کی وجہ سے دعوت قبول کرنے سے رکے گا نہیں۔

(فتاوی ہندیہ، کتاب الکراھیہ، الباب الثانی عشر فی الھدایات والضیافات، دار الفکر، بیروت)

اس کے تحت تعلیقات رضویہ میں ہے:" إذا لم يكن الفسق على المائدة أما عليها فلا يحضر كما تقدم" یعنی جبکہ فسق و فجور دستر خوان پر نہ ہو، پس اگر دستر خوان پر ہو، تو پھر نہیں جائے گا، جیسا کہ پیچھے گزرا۔

(التعلیقات الرضویۃ علی الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، ص694، مکتبہ اشاعۃ الاسلام، لاھور)

فتاوی رضویہ میں ہے:" اور اگر یہ دونوں صورتیں نہ ہوں (یعنی نہ تو ساتھ جانے کی صورت میں منکرات شرعیہ سے باز آئیں گے اور نہ ہی جانے سے انکار کرنے پر منکرات شرعیہ سے باز آئیں گے) تو اگر جانتا ہے کہ جہاں کھانا کھلایا جائے گا وہیں منکرات شرعیہ ہونگے۔۔۔ تو ہرگز نہ جائے۔"

(فتاوی رضویہ، ج21، ص610، رضا فاونڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد عرفان مدنی

03 صفر المظفر 1446ھ/10 اگست 2024ء

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

المفتی دار الافتاء اہلسنت darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے